اردو

کمال الدین

وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه القمی

المتوفی سنۃ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

کہ اس میں میری اولاد میں سے ایک فرد ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور ایسا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

۵۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے محمد بن یحییٰ عطار نے ان سے جعفر بن محمد بن مالک نے ان سے حمدان بن منصور نے ان سے سعد بن محمد نے ان سے عیسیٰ خشاب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آپؑ صاحب امر ہیں؟آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ صاحب امر تو وہ ہیں جو دشمنوں کے خوف سے پوشیدہ اور مخفی ہوں گے۔ اپنے مقتول والد کے انتقام کے در پہ ہوں گے اپنے چچا کی وجہ سے نام کے بجائے کنیت سے پکارے جائیں گے۔ آٹھ ماہ تک تلوار لئے پھریں گے (جنگ کرتے رہیں گے)۔

باب (۳۱) غیبت امام کے بارے میں حضرت امام زین العابدین کے ارشادات

۱۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن یحییٰ عطارؒ نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری نے ان سے محمد بن حسین بن ابو الخطاب نے ان سے محمد بن حسن نے ان سے ابو سعید عصفری نے ان سے عمرو بن ثابت نے ان سے ابو حمزہ نے کہ میں نے علی بن حسین علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی (ابن ابی طالب علیہ السلام) اور گیارہ ائمہ کو اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا ہے حالتِ ارواح میں اس کے نور کی روشنی میں انہوں نے اس وقت عبادت کی جب کوئی خلق نہ ہوا تھا۔ انہوں نے اللہ کی تسبیح و تقدیس کی وہ ہی آل محمدؐ میں ائمہ ہدیٰ ہیں۔

اس کتاب کے مولف فرماتے ہیں کہ یہ روایت الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اور طریقوں سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۲۔ بیان کیا مجھ سے علی بن عبداللہ ورّاق نے ان سے محمد بن ہارون صوفی نے ان سے عبداللہ بن موسیٰ نے ان سے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنیؒ نے ان سے صفوان بن یحییٰ نے ان سے ابراہیم بن ابی زیاد نے ان سے ابو حمزہ ثمالی نے ان سے ابو خالد کابلی نے کہ میں اپنے آقا علی بن حسین امام زین العابدین علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا ابن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان ہستیوں کے بارے میں ارشاد فرمائیں جن کی اطاعت اور مؤدت اللہ نے فرض کی ہے۔ اور اپنے بندوں پر واجب قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی اقتداء کریں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اے کنکر (ابو خالد کا لقب) وہ اولی الامر جن کو اللہ نے انسانوں کا امام بنایا اور جن کی اطاعت واجب قرار دی ہے وہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد امام حسن علیہ السلام پھر امام حسین علیہ السلام فرزندان علی ابن ابی طالبؑ یہاں تک کہ یہ سلسلہ ہم تک پہنچا۔ پھر آپؑ خاموش ہوگئے

میں نے عرض کیا مولا: ہم تک امیرالمومنین علیہ السلام کی ایک حدیث پہنچی ہے کہ زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہے گی پس آپؑ کے بعد حجت اور امام کون ہے۔ آپؑ نے فرمایا میرا بیٹا محمدؑ جس کا نام توریت میں باقر ہے۔ جو علم کو ظاہر کرے گا وہ میرے بعد حجت اور امام ہوگا۔ محمد باقر کے بعد ان کا فرزند جعفر جو اہل سماء میں صادق کے نام سے مشہور ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ان کا نام ہی صادق کیوں جبکہ آپؑ سب صادق ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میرا بیٹا جعفر بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ پیدا ہو تو اس کا نام صادق رکھنا اس کی اولاد میں سے پانچویں فرد کا نام جعفر ہوگا جو امامت کا دعویٰ کرے گا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے گا وہ اللہ کے نزدیک جعفر کذاب ہوگا۔ وہ ایسی شے کا دعویٰ کرے گا جس کا وہ اہل نہیں۔ وہ اپنے باپ کا مخالف اور اپنے بھائی سے حسد کرنے والا ہوگا وہ اللہ کے ولیؑ غیبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ کے راز کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرے گا پھر امام زین العابدین علیہ السلام نے شدید گریہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا: جعفر کذاب ولی اللہ کی تلاش میں طاغوتِ زمانہ کا ساتھ دے گا۔ ان کی مخبری کی کوشش کرے گا اور امام قائمؑ کی ولادت سے ناواقف ہوتے ہوئے اپنے والد کے حرم کا وکیل بن جائے گا اور خواہش کرے گا کہ اگر امام قائمؑ پر غلبہ حاصل کرے تو انہیں قتل کر دے اور آپ کی میراث میں لالچ کرے گا یہاں تک کہ بغیر حق کے اسے غصب کرے گا۔

ابو خالد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ فرزند رسول کیا یہ پیشن گوئی ہے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ قسم بخدا یہ بات ہمارے پاس موجود اس صحیفے میں لکھی ہے جس میں ان مصائب کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہم پر گزریں گے۔ ابو خالد کہتے ہیں میں نے پوچھا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپؑ۔ فرمایا اس کے بعد ولی اللہ عزوجل اور اوصیاء رسول اللہ دائمہ کے بارہویں کے لئے ایک طویل غیبت کا دور ہوگا۔

اے ابو خالد اس کی غیبت کے زمانے میں وہ لوگ جو اس امامت کے قائل اور اس کے ظہور کے منتظر ہوں گے وہ لوگ تمام زمانوں کے لوگوں سے افضل ہوں گے کیونکہ اللہ ان کو عقل و فہم و معرفت عطا کرے گا اور ان کے نزدیک غیبت مشاہدہ کی طرح ہوگی۔ ان کا مرتبہ ان مجاہدین کے برابر ہوگا جنہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں تلوار سے جہاد کیا۔ یہ ہی لوگ حقیقتاً مخلص اور ہمارے سچے شیعہ ہوں گے۔ وہ لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف ظاہرہ اور پوشیدہ دعوت دیں گے۔ حضرت علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ظہورِ امام کا انتظار بذاتِ خود مصائب سے نجات کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔

اس حدیث کو ہم سے علی بن احمد بن موسیٰ، محمد بن احمد شیبانی اور علی بن عبداللہ وراق نے بیان کیا ان سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے ان سے سہل بن زیاد الادمی نے ان سے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنیؑ نے ان سے صفوان نے